# اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو شائع
ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی ہر خاص
و عام سے بلا محصول ۲/۱۲ اور
معہ محصول ۲/۱۴ سالانہ مقرر ہے
کارپردازوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہے
بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ کریں
مضامین مفید عام مفت شائع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲/

نمبر ۴۸ | مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۷ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۵


## نور افشاں

مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۷ع بروز پنجشنبہ

**زبان کٹی** کے واقعہ کی نسبت جو امرتسر میں ہوا ہم بہت کچھ لکھ چکے۔ مگر ابھی مغل بیگ صاحب مومنی سے دریافت فرماتے ہیں کہ ”کیا یہہ سچ ہے“۔ جواب اسکا صرف یہہ ہے۔ کہ اصلی واقعہ سے شہرت زیادہ ہے۔ صرف دھوکا بازی اور فریب ہے۔ مفصل دیکھنا چاہو تو نور افشاں کے گذشتہ پرچے ملاحظہ فرماؤ +

**رہتک** سے بابو سکلاں صاحب اور جگرانواں سے ماد ہو پرشوتم داس صاحب۔ اُس آرٹیکل کے دیکھنے سے جو مولانا حسام الدین صاحب نے گورو نانک کی نسبت نور افشاں میں لکھا تھا دریافت فرماتے ہیں کہ کبیر صاحب کی لائف کس زبان میں ہے اور کہاں ملتی ہے۔ ویسے ہی باوا نانک کی لائف جو پنڈت دال جی بیچر صاحب نے تصنیف کی ہے کہاں سے ملیگی۔ اور قیمت کیا ہے +

ہم اِن دونوں کتابوں کی نسبت سوائے مولانا موصوف کے آرٹیکل کے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی صاحب یا صاحبان موصوف انکا حال دریافت کرنا چاہیں تو ان صاحبان سے ذیل کے پتہ پر دریافت فرما سکتے ہیں +

مولانا حسام الدین حسین صاحب پالن پوری۔ بمبئی موس بلڈنگ گرانٹ روڈ تاڑدیو۔

جناب پنڈت دالجی بیچر صاحب گجرات۔ ہندوستان

**مرزا انوروز علی** صاحب لندن سے تحریر فرماتے ہیں کہ ”میں نے ہندوستان سے آ کر اٹلی۔ فرانس۔ امریکہ انگلستان کی سیر سے بہت فوائد حاصل کئے۔ اور اب لندن میں آڑھت کی دکان کھولی ہے جس سے غرض صرف ہندوستانیوں کو فوائد پہنچانے ہیں خواہ ولائت سے اسباب میرے ذریعہ منگوائیں۔ خواہ ہندوستان کا اسباب میرے وسیلہ انگلنڈ میں بیچنے کو بھیجیں سوالیان ملک سے خاص طور پر آڑھت کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ سوداگروں سے حق المحنت صرف روپیہ فیصدی کمیشن لیجائیگی تقدر روپیہ سے سب فرمائشات کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی حالات دریافت کرنے ہوں۔ خواہ سوداگروں یا طالبعلموں نے تو جواب کے لئے ایک شلنگ خط کے ساتھ ارسال فرماویں۔ ورنہ تعمیل سے معاف رکھیں۔ اگر کوئی صاحب اسوقت کرسمس ڈے کی تقریب پر کسی قسم کا اسباب بھیج سکیں تو فائدہ سے خالی نہ ہوگا پتہ ذیل پر مجھسے خط و کتابت کریں ”

مرزا انوروز علی۔ مکان نمبر ۲۶۳ شرلینڈ روڈ پیڈنگٹن۔ لنڈن“

**دیسی** اخبارات کو کوئی جھوٹی سچی خبر ملجائے سہی تحقیق تو بالائے طاق۔ بغیر سوچے سمجھے جبتک اُسکا خاکہ نہ اُڑا لینگے۔ نہیں چھوڑینگے۔ ایسی بیہودہ سرائی سے نہ معلوم اُنکو ملتا کیا ہے۔ سوائے اسکے کہ کسی خاص شخص یا قوم کو رنج پہنچائیں۔ ہم کچھہ دنوں سے اخبارات میں یہہ خبر دیکھہ رہے ہیں کہ گھوڑاواہا ضلع ہوشیارپور کے وزیر مسیح نامے ایک عیسائی نے دختر کشی کی۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ بلکہ یہانتک لکھدیا ہے۔ کہ راجپوتوں نے تو دختر کشی سے ہاتھ اُٹھایا۔ مگر اب عیسائیوں نے اختیار کیا +

ہم کہتے ہیں یہہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ بالفرض اگر سچ ہووے۔ تو کیا عیسائیوں پر دختر کشی کا الزام قائم ہو سکتا ہے؟ کچھہ شرم و لحاظ چاہئے کیا اسی شیخی پر چاہتے ہو کہ ملک اخبارات کی قدر کرے۔ ہم نے اسبات کی بخوبی تحقیق

کی مگر سوائے افواہ کے کوئی ثبوت اسبات کا نہیں۔ وزیر مسیح ایک عام اور جہلا میں سے ہی اسلئے اُس کی نسبت اس قسم کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پادری ہنری گولکناتھ صاحب (جو عیسائیوں میں فخر پنجاب ہیں) نے اس الزام کی تحقیق کی۔ مگر کسی نے دعوے نکیا۔ اور کوئی ثبوت بہم نہ پہنچ سکا اخبارات کو ایسی ہوائی خبروں سے پرہیز کرنا چاہئے اور کسی جاہل کی ناشایستہ حرکت سے کل قوم کو ملزم ٹھہرانا بھی انصاف نہیں۔ اگر ہم موجودہ حالت انجمن اسلامیہ کی دیکھکر (جسمیں صرف محرم علی چشتی ملزم ٹھہرائے گئے ہیں) کہیں کہ محمدی محسن کش ہیں جو انکے ساتھ نیکی کرے۔ اُس سے بدی کرتے ہیں سو کیا ہماری حماقت میں شک ہوگا؟۔

سوم ہم اس جھوٹی خبر کی تردید کر کے کہتے ہیں کہ یہہ بے بنیاد خبر ہے۔ اخبارات نے صرف جلدی کی خاطر اس خبر کو ایکدوسرے سے نقل کر کے مشتہر کیا۔ آیندہ احتیاط رکھنا چاہئے +

**ایسٹرن سٹار** اخبار میں آجکل اسبات کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ مشن ہائی سکولوں کو جاری رکھنا روا ہے کہ نہیں۔ بعض کا یہہ گمان ہے کہ دنیوی تعلیموں میں بہت زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ اور اتنا وقت صرف ہوتا ہے کہ بیبل کی تعلیم ہوتی ہی نہیں۔ یا اگر کچھہ ہوتی بھی ہے تو بہت ہی کم۔ اور وہ بھی ایسے معلموں کے وسیلے سے دیجاتی ہے کہ جو اُسکی تعلیم دینے کی پوری پوری لیاقت نہیں رکھتے ہیں۔ اگر کہیں ایسے مشن سکول ہیں۔ تو جتنی جلدی وہ موقوف کر دئے جائیں اُتنا ہی بہتر ہے +

سپر مخزن کی یہہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ اگر کم سے کم آدھے گھنٹے تک ہر درجے میں بیبل کی تعلیم قابل و لائق اُستادوں کے وسیلے سے نہ دیجا سکے تو وہ سکول مشنری کام کی نسبت میں بالکل ہی بیکار ہے۔ اگر خود پادری صاحب یا کوئی قابل واعظ کل اسکول کو جمع کر کے اُنکے ساتھہ عبادت کرے تو طالب علموں کو بہت سی سچائیوں کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اُنکے دلپر بخوبی اثر بھی ہو سکتا ہے شکایت تو واجبی ہے۔ اکثر مشن سکولوں میں دیکھا جاتا ہے کہ بیبل کی تعلیم کیلئے ایسے اُستاد مقرر کئے جاتے ہیں جو خود بھی بیبل کے اہم مسائل کو سمجھہ نہیں سکتے۔ تو لڑکے جب اعتراض کرتے ہیں۔ بجائے جواب دینے اور تسلی کرنیکے یا تو اُنکو گھڑک دیتے ہیں۔ یا بغلیں جھانکتے ہیں۔ ایسوں سے کیا فایدہ۔ اول تو ولائیتی پادری صاحبان پر فرض ہے کہ خود تعلیم دیں۔ اگر نہ ہو سکے۔ تو لائق اور قیصولاجیکل منسٹری کے تعلیم یافتہ اُستاد مقرر کریں۔ نورمل سکول امرتسر میں بیبل کے لئے کوئی اُستاد مقرر نہ تھا۔ مسٹر سی بی جے راجرس صاحب بہادر پرنسپل آپ ہی سب لڑکوں کو تعلیم دیا کرتے تھے جسکا اثر نہایت خوبی کے ساتھہ ہوتا تھا۔ وہاں کے ہندو مسلمان طالب علم عام عیسائی اعلٰوں سے کہیں زیادہ بیبل سے واقفیت رکھتے تھے۔ اور اکثر مسیحی بھی ہوئے مشن سکولوں میں تو اکثر دیکھا گیا کہ ہیڈ ماسٹروں کو بیبل کی تعلیم کی کچھہ پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ اُنکو تو مڈل اور انٹرنس کے لئے لڑکے تیار کرنے ہوتے ہیں کیا یہہ افسوس کی بات نہیں۔ کہ جس مطلب و مدعا کے لئے سکول ہو اُسکی پرواہ ہی نہ ہو۔ ہمارے خیال میں نہ صرف افسوس بلکہ نہایت شرم کی بات ہے۔ سکول کے پادری صاحبان کو ضرور اسطرف خیال رکھنا چاہئے +

**چیت رام عیسائی**۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ پیشتر بھی ان لوگوں کی نسبت ہم کچھہ تحریر کر چکے ہیں۔ زیادہ حالات کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہہ عجیب لوگ ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں چیت رام معہ اپنے چند چیلوں کے مسیح گاؤں کلارک آباد میں اسغرض سے آیا۔ کہ وہاں ایک گرجا تعمیر کرے۔ زمین مشن سے ملجاوے۔ خواہ مفت خواہ قیمتاً اُسکی چارپائی پر ایک تختہ لگا تھا جسپر عجیب عبارت مرقوم ہے (۱) عیسیٰ ولد مریم روح القدس خداوند کی دُہائی (۲) انجیل یوحنا کی پہلی چند آئتیں (۳) دعا وید عا بذریعہ ملک الموت خدا سے مانگنا۔ دستخط چیت رام مٹے۔

یہہ فقیر اپنے آپکو الہامی قرار دیتا ہے کہتا ہے کہ میرا ہر ایک کام خدا و ملک الموت کے حکم سے ہے جو کچھہ مجھے حکم ہوتا ہے وہی کرتا ہوں۔ اس شخص نے جنگ کابل کے وقت ایک قیمتی سنہری بیبل لارڈ صاحب پنجاب کے پاس بھیجی تھی یہہ بیبل پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب نے بھی اُسکے پاس بھیجی تھی جو اُنھوں نے بھیجنے کو تقاضا کی ہے کہ عیسائی اُسکی پرواہ نہیں کرتے۔ اُسکے میلہ پر ہماری تحریر کے موجب پادری نوبن چندر صاحب اور انا بھگت وہاں تشریف لیگئے مگر وہ اُنسے ناراض ہے کہ اُنھوں نے اُسکی مرضی کے مطابق کام نکیا۔ کہتا ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ ہر ایک گاؤں میں گرجا بنایا جاوے۔ اسغرض سے اُسنے ڈپٹی کمشنر لاہور اور حضور قیصر ہند کے نام دو خط روانہ کئے ہیں چنانچہ اُنکی نقل ہمیں بھی ملگئی۔ فضول سمجھکر اُنہیں درج نہیں کیا۔ خطوط کے آخر میں جہاں راقم لکھا ہے دو گواہ بھی ہیں (۱) سورج (۲) چندرماہ۔ ان خطوط اور دیگر حالات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پاگل ہے۔ اسکے ورد زبان ہر وقت یہہ الفاظ رہتے ہیں

عیسیٰ ولد مریم روح القدس خداوند

جیسے کوئی رام رام یا اللہ اللہ کرتا رہتا ہے۔ ویسے ہی وہ مذکورہ فقرہ کو کہا مسلا کا بجا ہنود گھتا یا خود بکتا ہے یا بندوں یا عیسائیوں کو لکھکر دیتا ہے کلارک آباد میں ہر ایک مسیحی کے گھر سے فقیروں کیطرح مانگکر کھانے ہیں اس سے بڑھکر اُسکی بیہودگی اور پاگلپن کیا ہوگا۔ لاہور کی تمام فحش عورات اُسکی مرید ہیں۔ وہ اسکی نقد روپیہ سے مدد کرتی ہیں الہام کا بھی دعوے ہے +

ایسے الہامی شخص کے ساتھہ الہامی ہی مرید یا ساتھی چاہئے سو بہتر ہے سکندر بٹالوی سکا ساتھہ دیں چیت رام کو تو حکم ہوتا ہے سکندر کو خواب آتا ہے یہہ خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو یہہ ہمنے دلچسپ سمجھکر یہہ چند سطریں لکھدیں ورنہ حالات اور خطوط تو بہت طویل ہیں +

کئی ایک کتابیں بغرض ریویو ہمارے پاس پہنچی ہیں اُنکا پورا ریویو لکھنا تو مشکل ہے صرف مختصر طور پر شکریہ کیساتھ ذکر کئے دیتے ہیں

**اول** سکایدیا بنیس کے عقاید نامہ کی شرح۔ مولفہ مولوی ریوت شاہ صاحب ایڈیٹر اخبار نرسنگھہ جیوٹی لکھنؤ

اس کتاب میں مفصل طور پر اُس عقیدہ کی شرح ہی جو چرچ آف انگلنڈ کی نماز کی کتاب میں مندرج ہی۔ دیباچہ میں اس امر کا بیان کیا گیا ہی کہ یہہ عقیدہ چوتھی صدی میں تیار کیا گیا۔ اور اسکے تیار کرنے کا سبب بھی بیان کیا گیا ہی کہ بدعتیوں کے خیالات کو رد کرنے کے لئے بیبل کی حقیقتوں سے یہہ عقیدہ نکالا گیا ہی کتاب کے سات باب ہیں۔ اُنمیں صرف اُس عقیدہ کی تفسیر یا شرح ہی اس کتاب کی نسبت ہم یہہ کہنے کے لئے مجبور ہیں کہ نہ تو یہہ تالیف ہی اور نہ تصنیف۔ کیونکہ ڈیوِنِٹی کالج لاہور کے اُن لکچروں کو اکٹھا کر کے جو طلبا کو درس کیوقت دئے جاتے تھے ترتیب و درستی سے چھپوایا ہی اصلمیں یہہ انگریزی سے ترجمہ ہی ریورنڈ شاہ صاحب صرف اسکے چھپوانیوالے ہیں مگر اسمیں بھی ہم انکی تعریف کرتے ہیں کہ عام طلبا کیطرح اُنھوں نے کالج کی کاپیاں بیچکر چنے نہیں چبائے بلکہ حفاظت سے رکھا اور کام میں لائے۔ اور اوروں کو بھی مستفید کیا۔ اکثر دیکھا گیا ہی کہ جب سٹوڈنٹ ڈیوِنِٹی سکول سے تعلیم حاصل کر کے نکل جاتے ہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں کہ کیا پڑھا تھا یا کیا تھا۔ اتنا وہ جانتے ہیں کہ جس کام کے لئے تین چار برس محنت کی تھی وہ حاصل ہو گیا بس اب کچھ فکر نہیں۔ کاپیوں کتابوں کا پتہ نہیں۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے عمدہ کام کیا۔ اچھا نمونہ دکھایا۔ مسیحیوں کو خصوصاً طالب علموں ڈیوِنِٹی سکول کو یہہ کتاب دیکھنی چاہئے فایدہ سے خالی نہیں مع

اس کتاب کی نسبت ہمیں تین باتیں اور کہنی ہیں۔ اول ٹائٹل پیج پر لکھا ہی کہ "کل حقوق محفوظ ہیں" جسکو کاپی رائٹ کہتے ہیں ایسی کتاب پر کسی کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نہ تو مولوی صاحب موصوف ہیں نہ مصنف نہ مترجم۔ پھر کسطرح حقوق محفوظ ہو سکتے ہیں ثانیاً علاوہ اسکے یہہ کتاب قلمی نسخہ ٹھیک ہمارا خیال غلط نہو اُن سب طالبعلموں کے پاس ہوگی جو آپکے کلاس فیلو ہیں پس آپکی طرح جسکا جی چاہے چھپوا سکتا ہی آپکا کوئی دعوےٰ نہیں ثالثاً دینی کتاب جو نہ عام بلکہ خاص خاص مسیحیوں کے کام کی ہی یا ڈیوِنِٹی سکول کے طالب علموں کے یا بعض واعظان انجیل کے۔ قیمت بہت گراں ہی۔ اگرچہ ۱۵۴ صفحہ ہیں مگر مذہبی کتاب گراں قیمت پر بہت کم بکتی ہی آپنے ۱۲ قیمت رکھی ہی ہمارے خیال میں کچھ کم کرنا چاہئے۔ بہر حال آپکا یہہ کام قابل تعریف اور عمدہ نمونہ ہی +

**دویم**۔ خزینۃ المعرفت مشتمل بر مسایل عہد جدید

اسکے مولف بھی مولوی ریورنڈ شاہ صاحب ہی ہیں۔ اسکو بھی ڈیوِنِٹی سکول کی تعلیم کا خزانہ سمجھنا چاہئے عمدہ کتاب ہی بہت سے عہد نامہ کے مشہور مشہور مسئلے اسمیں مندرج ہیں یہہ عام و خاص مسیحیوں کے لئے مفید ہی اسکی قیمت صرف ۸ ہی ۱۰۴ صفحہ پر مطبوع تیار ہی مولف سے دستیاب ہو سکتی ہی ان دونوں کتابوں کی نسبت ایک بات ہمیں اور کہنی ہی یہہ کہ مولف نے بڑی بے انصافی کی ہی جو اس امر کا ذکر تک نہیں کیا کہ یہہ خزانہ کہاں سے ملا یا کس اُستاد کی مہربانی سے یہہ نعمت حاصل کی۔ اسمیں انکی خود غرضی ہی۔ ضرور ذکر کرنا چاہئے تھا ہم پھر بھی کہے دیتے ہیں کہ یہہ ڈیوِنِٹی سکول لاہور کے لکچر ہیں

**سویم**۔ رویداد انجمن اسلامیہ لاہور جسمیں منشی محرم علی صاحب چشتی عہدہ جائنٹ سکرٹر انجمن سے علیحدہ کئے گئے

بعض اخبارات کے دیکھنے سے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ چشتی صاحب راستی پر ہیں اور انجمن اسلامیہ نے انکو علیحدہ کر کے بڑی بے انصافی کی۔ لیکن اس رویداد سے جو انجمن اسلامیہ لاہور نے ہمارے پاس بھیجی معلوم ہوتا ہی کہ چشتی صاحب سے ایسی حرکات ظہور میں آئیں جنکے باعث انجمن نے مجبوراً انکو الگ کر دیا۔ رویداد دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ تین الزام چشتی صاحب پر لگائے گئے (۱) کہ محرم علی بیضابطہ طور پر حاجی کریم بخش امین انجمن کے نام روپیہ وصول کرنیکے لئے چک جاری کرتا ہی (۲) جنرل سکرٹری انجمن کے خلاف پرائیوٹ جلسے کرتا ہی (۳) بدزبانی۔ وہ یہہ کہ جب کمیٹی میں ان جلسوں کا ذکر کیا تو چشتی صاحب نے کہا کہ جو شخص ایسا کہتا ہی وہ نہایت بدذات اور کمینہ ہی۔ خان بہادر ڈپٹی برکت علی صاحب نے بیان کیا کہ محرم علی صاحب چند سال سے ممبر ہیں۔ ہم انکو ہونہار جانکر انکی عزت کرتا رہا اور سال حال میں انکو جائنٹ سکرٹری بنایا۔ لیکن وہ اندر ہی اندر میرے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ چشتی صاحب کو میں نے اپنا بازو بنایا تھا بازو درد پیدا کرتا ہی علیحدہ کیا جاوے +

اتفاق رائے ممبران انجمن سے وہ نہ صرف عہدہ جائنٹ سکرٹری سے علیحدہ کئے گئے۔ بلکہ ممبری سے بھی علیحدہ کر دئے گئے

ہمیں سخت افسوس ہی کہ ایک ایسا لائق شخص اپنی ناواجب کارروائیوں کے سبب (بموجب رویداد انجمن اقوی اور فی الحقیقت علیحدہ کیا گیا۔ چشتی صاحب نے بہت بڑا کیا جتنی عزت اور نام اس شخص نے پیدا کیا۔ اور قومی شہید کا لقب حاصل کیا۔ وہ سب اسی انجمن اور انہی بزرگوں کی بدولت تھا۔ ورنہ یہہ صرف ایک گمنام شخص تھا تیغ مہر علی کے مقدمہ کیوقت اہل ہنود نے اسکی اخبار ترک کر دی مگر ان دولتمند محمدیوں نے ہر طرح کی امداد سے اسکی دستگیری کی اور واقعی بات ہی کہ ڈپٹی صاحب موصوف کی بدولت یہہ سب کچھ بنا افسوس کہ ایسے محسن سے اسنے ایسی بدسلوکی کی۔ نکالو کچھ بگڑا نہیں اپنا ہی اسنے نقصان کیا۔ اور ایسا نقصان کہ ابتک البدل ممکن نہیں ہم چشتی صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ اب بھی بہتر ہی کہ تایب ہو کر اپنے محسنوں سے میل کر لیں۔ ورنہ مختار ہو +

**چہارم**۔ دنیا کی کارستانی مصنفہ طالب الدین

کرسچن بورڈنگ سکول لودیانہ یہہ ۵ صفحہ کا منظوم رسالہ بزبان پنجابی حروف فارسی لودیانہ مشن پریس میں چھپا ہی اسمیں دنیا اور شیطان کے مکر و حیلہ کا تذکرہ ہی کہ یہہ ملکر کسطرح بنی آدم کی مٹی خراب کرتے ہیں۔ اور کس کس رنگ سے اور کیسے کیسے حیلوں سے انسان کو قابو میں لاتے ہیں جہاں شیطان اپنی ڈراونی اور بد شکل صورت کو انسان کے لبھانیکے لئے بدلتا ہی۔ وہاں ایک یہہ شعر ہی۔ اور کل رسالہ اسی وزن پر ہی +

کوڑی شکل ڈراون والی میٹھے نال وٹا وے
بن جنٹلمین لے ہتھ کھونڈی دو جا پاکٹ پاوے

اس رسالہ کا مضمون قریباً آئینہ دل سے دستخوش کتاب سے ملتا ہی اگر اسکو آئینہ دل کہیں تو بیجا نہیں۔ گاؤں کے مسیحیوں کیلئے عموماً اور پنجابی واعظان انجیل کیلئے خصوصاً بہت مفید ہی قیمت فی جلد ۲ پائی معہ محصول ارزندہ جلد ۹ پائی میں آسکتی ہیں ۲۵ جلد کے خریدار کو محصول معاف اگر روپیہ کے خریدار کو علاوہ محصول معاف کے ۱۴ جلدیں ملینگی۔ اسکے آخر میں تین غزلیں پنجابی میں ہیں۔ مصنف کے پاس درخواست کرنیسے مل سکتی ہی +

# مراسلات

## قومی یگانگت

اگرچہ کُل آدم زاد ایک ہی قوم ہیں تاہم دنیا میں کئی باعث سے اُس ایک قوم کی کئی ایک قومیں بن گئی ہیں یعنے جدا جدا گروہ ایسے ہوگئے ہیں کہ اس جدائی کی بنا کسی نہ کسی خصوصیت پر قایم ہوئی ہے لیکن اصلی خصوصیت جو سب میں مشترک ہو رہی ایک کو دوسرے سے جدا کرنیوالی رہی ہے یعنے خاندانی محبت جسکو خاندانی خودغرضی کہنا صحیح ہوگا۔ یہہ نسلی غرور ایک خاندان کو دوسرے سے جدا رکھتا ہے۔ ایک جوڑے سے ایک خاندان ہوگیا اور ایک خاندان بڑھکر ایک فرقہ یا چھوٹی قوم بن جاتی ہے جو دیسی ہی دیگر قوموں یا خاندانوں کو فقط غیر نسل ہونیکے سبب سے نگاہ نفرت سے دیکھتی ہے۔ ایسا گروہ اپنے ہی نفع کا خیال رکھتا ہے اور اس بات کے لئے دوسرے گروہوں کو مغلوب کرنیکے درپے ہوجاتا ہے۔ اور اسطرح یہہ جدائی تحصیل حکومت کا موجب ہوجاتی ہے جیسا ڈاکٹر سلی صاحب اپنی پولیٹیکل فلاسفی (کتاب باب ۱) میں لکھتے ہیں کہ والدینی حکومت اور خانگی زندگی کی ترتیب ملکی حکومت کی بنیاد ہے۔ خاندان میں بادشاہت کے ابتدائی اصول ہیں اکثر ملکوں میں سوسائٹی کی قدیم حالت اور دنیا کے بعض جاہل حصوں کی موجودہ حالت ملکی حکومت کے اس آغاز کو واضح کرتی ہے پلسٹائن یونان۔ اٹلی۔ گال۔ برٹین کی اولین تواریخیں بتلاتی ہیں کہ یہہ ملک بہت سی چھوٹی چھوٹی آزاد قوموں کے قبضہ میں تھے جو اُن قوموں کے موافق تھیں جو شمالی امریکہ اور افریکا کے کنارے کے وحشی باشندوں میں پائی جاتی ہیں (تھیں) قطع نظر اسکے اگر زمانہ حال میں بھی ہم غور کریں تو یہی سبب ہے جسنے سب قوموں کو جدا جدا کر رکھا ہے۔ چنانچہ یورپ کی قومیں گرچہ مسیحی مذہب کی پیرو کہلاتی ہیں۔ تاہم اس نسلی قومیت کا لحاظ سب کو جدا کئے ہوئے ہے۔ اور ہمارے ملک ہندوستان کی کیا بات ہے۔ یہاں نہ مذہب ایک اور نہ قوم ایک ہے۔ بلکہ قدیم سے مذہبی اور نسلی مخالفت چلی آتی ہے۔ قدیم آریوں نے جو باہر سے اس ملک میں آئے تھے اسی سبب سے یہاں کے اصلی باشندوں سے ناسازی قایم رکھی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ نسل اور نسلی یا خاندانی غرور اور خودغرضی مختلف قومیں بنانیکے قوی سبب رہے ہیں اور لفظوں میں یوں کہیں کہ نسلی خودغرضی قومیت کے اختلاف کی بنا ہے ایک قوم کو کئی قوموں میں تقسیم کرنیوالی ہے۔ لہذا یہہ قوم بنانیکا بڑا ذریعہ نہیں ہوسکتی۔ اسلئے یہہ بات معلوم کرنی چاہئے کہ وہ کیا چیز ہے جو کسی قوم میں قومی یگانگت کو قایم رکھنے والی ہے +

پس معلوم ہو کہ اصل موجب قومیت یا قومی یگانگت کے زبان اور مذہب ہیں۔ مگر بڑا موجب مذہب ہے۔ مذہبی یگانگت کل دنیا کے لوگوں کو ایک قوم بنا سکتی ہے۔ اسمیں بھی جدائی کی گنجایش ہے۔ مگر ویسی نہیں جیسی نسل میں ہے کیونکہ یہہ مذہب ہی ہے جو کئی خاندانوں یا گروہوں کو جو نسلاً جدا ہوں ایک ہی قوم قایم رکھتا رہا ہے۔ علامہ پروفیسر میکس مولر صاحب لکھتے ہیں کہ زبان اور مذہب قومیت کی ترکیب کے اجزا ہیں۔ لیکن زبان کی نسبت مذہب زیادہ تر قوی وسیلہ ہے۔ شمالی امریکہ کے بہتیرے اصلی باشندوں کی زبانیں ایک ہی نمونہ کی مختلف قسمیں ہیں لیکن وہ جو یہہ بولیاں بولتے تھے کبھی ایک ہی قومیت میں شریک نہیں ہوئے۔ سوکسونی یا آولو گروہ سے یا غیر ملک کے حملہ آوروں کی طرف انکی مخالفت نے اُنمیں قومی یگانگت کا خیال پیدا نکیا کیونکہ وے لوگ یگانگی کے اعلی خیال سے محروم تھے جو الہی خدا یا خداؤں کی پرستش سے اُٹھتا یا مضبوط ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے یونانی جو مختلف بولیاں بولتے تھے یعنی (ایی اولک۔ ڈورک اور آئی اونک) وے ہمیشہ اپنے تئیں ایک بڑی یونانی قوم سمجھتے تھے۔ اور یہہ اسحالمیں بھی جب مختلف ظالم اُنپر حکومت کرتے تھے یا وے بہت سی خودمختار ریاستوں میں بٹے ہوتے تھے۔ پس وہ کیا تھا جسنے انکی بولیوں کے برخلاف اور اُنکے خاندانوں کے برخلاف۔ اور نیز قوم کے جھگڑوں کے برخلاف اُس یگانگت کو قایم رکھا جس سے قوم بنتی ہے؟ وہ اُنکا ابتدائی مذہب تھا یعنے ذوئو ونا کے پرانے زیوس پر اُنکا ایمان۔ اسبات کی کہ زبان کی بہ نسبت مذہب قومیت کا زیادہ بنیاد ڈالنے والا ہے شاید سب سے واضح تصدیق یہودیوں کی تواریخ میں پائی جاتی ہے جو خدا کی برگزیدہ قوم تھی۔ یہودیوں کی زبان فنیقیوں اور موابیوں اور دیگر گردونواح کی قوموں کی زبانوں سے اسکی نسبت کم فرق رکھتی تھی جو یونانی بولیاں باہم رکھتی تھیں۔ لیکن یہوواہ کی پرستش نے یہودیوں کو ایک خاص قوم یہوواہ کی قوم بنایا جو موابیوں اور بعل اور استارات کے پجاریوں سے اپنے خدا کے سبب جدا تھی۔ یہوواہ پر اُنکے ایمان نے اسرائیل کے آوارہ فرقوں کو ایک قوم میں تبدیل کر دیا۔ پروفیسر صاحب نے مذہب کی اس خوبی کو تفصیل کے ساتھ ثابت کیا ہے (دیکھو سائنس آف ریلیجن لکچر ۲)

اب میرے اہل وطن اسبات کا خیال کریں کہ جب مذہب میں یہہ خوبی اور زور ہے کہ مختلف اور مخالف گروہوں کو ایک قوم بنا دیوے تو اگر مذہب میں اختلاف ہو تو پھر کیا کیا جائے۔ ہمارے ایک ملک میں تو کئی مذہب اور اسلئے جدا جدا قومیں ہیں۔ اگر ہم سچ چاہتے ہیں کہ قومی یگانگت اور اسکا موجب قومی ہمدردی کو بڑھا دے تو پہلے اسکے موجب کی تلاش یا تجویز کریں۔ اور صرف خشک اور خالی باتوں سے دل نہ بہلاویں۔ ان دنوں ہمارا ملک تین بڑے گروہوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ ہندووں۔ محمدیوں اور عیسائیوں میں۔ اگر ہم نسلی لحاظ اور غرور کے سبب جو جدائیاں پڑ گئی ہیں انکو دور کرنا چاہیں اور آرزو مند ہوویں کہ قومی یگانگت اور باہمی محبت اور ہمدردی قایم ہو جاوے تو اول سب ملکر اس مذہب کو اختیار کریں جس میں یہ مطلوبہ حاصل کرانیکا جوہر ہو اور خواہ مخواہ اپنے یا کسی دوسرے مذہب کی پچھ نکریں +

اس موقعہ پر صرف اتنا جتایا چاہتا ہوں کہ دین عیسوی اس امر کا متقاضی ہے کہ دنیا کی مختلف نسلیں جو اصلمیں ایک ہی نسل ہیں اور گروہ اور مذاہب ایک ہوجاویں اور اس عام یگانگت کا ذریعہ اپنے تئیں بتلاتا ہے۔ اور یوں فقط اپنے تئیں ہی ایک عالمگیر مذہب قرار دیتا ہے۔ یاد رہے کہ فی الواقع ایسا ہی ہوتا جاتا ہے بموجب اس قول کے کہ مسیح میں نہ یونانی ہے نہ یہودی۔ نہ ختنہ ہے نہ نامختونی نہ بربری ہے نہ سکوتی نہ غلام نہ آزاد پر مسیح سب کچھ اور سب میں ہے (کلسیوں ۳: ۱۱) غرضکہ ہماری قومی یگانگت کا موجب مذہبی یگانگت ہی ہوسکتی ہے۔ آپ ذرا پچھلی نسلی جدائی کو ترک کریں اور ترک کرنیکے لئے وہ وسیلہ اختیار کریں جو ہمیں یہہ کامیابی حاصل کرا دے۔

راقم پادری جی ایل ٹھاکر داس

# بقیہ ہندوستانی ایجاد پر ریویو

(سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشان مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۸۸۱ء)

(۱) لالہ صاحب کا یہہ تجربہ کہ پانی کے اندر ہاتھہ ڈبوکر دو پتھروں کے باہم ٹکرانے کا نیچے کی آواز دو سو گز کے فاصلہ پر کسی غوطہ زن کو بعینہ سنائی دیسکتی ہے یہہ آپ کا ایک اتفاقیہ تجربہ ہے کیونکہ آپنے اسکے ساتھہ یہہ ظاہر نہیں کیا کہ کلوں کے ایجاد کے شوق میں جناب نے ابتدا سے بجز تار کے کام کے کوئی اور ذریعہ تجربہ یا استعمال یا حصول علم انجنیری کا بھی جاری رکھا ہے۔ اور اسکی مشق کے لئے کوئی اور ذریعہ مثل تفکر مدلائل علم ہندسہ یا طبعی بھی آپکو حاصل ہے۔ اور علم نقشہ کا سامان جسکے بغیر کوئی اس قسم کے خیالات کو نہ تو دوسرے پر ظاہر کر سکتا ہے نہ اپنے آپکے خیالات کی میزان لگاکر انکو تول سکتا ہے اور جو کہ ایک موجد کے لئے ضروریات سے ہے آپکے پاس ہے یا نہیں۔ اور بجائے اسکے کہ آپکے پاس یہہ سامان بھی ہو آپکو علم طبعی یا کم از کم نقشہ کا علم بھی نہیں تو آپکے اس قول کی سچائی میں کچھہ شک نہیں کہ آپ وہمی ہیں بلکہ بڑے وہمی مگر نیک عادت خام خیال جس سے کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی ادنی بات کے ایجاد کی توقع ہوسکتی ہے۔ اور عام میں چرچا کے لئے آپ جیسے خیالات چنداں غیر مفید نہیں ہوسکتے +

(۲) یہہ کلیہ قاعدہ ہے کہ کسی شے کے ایجاد کیلئے جسقدر اسکے خواص میں اور انکی کیفیت بھی ہے انکے متعلق جس موجد کو علم جسقدر زیادہ ہوگا اسی قدر وہ اپنی قوت ایجادی کو زیادہ قابل بنائے گا۔ اور شے موجدہ پر قابض ہوسکتا ہے ورنہ نہیں آپکے سچے ایجاد کے لوازمات میں ایک یہہ ہونا چاہئے کہ آپکو کسی انجنیری کتاب کا مطالعہ ہو اور آپنے اقلیدس کے مطالعہ سے کم سے کم علم نقشہ کافی سیکھا ہو جس سے یہہ فائدہ ہے کہ بدون طیاری نمونہ کل جسکے لئے آپ ترس رہے ہیں آپکے خیالات کا تصفیہ نقشہ میں بخوبی ہوسکتا ہے اسمیں اگر کسیقدر دقت رہا کرتا ہے تو ایسا بیسیوں روپیوں کے حساب میں کسی پائی کی کسر رہی ہے اور وہ دوبارہ تلاش کرنی پڑے اور جسکے نہ ملنے سے چنداں ہرج بھی نہو۔ ایک نقشہ نویس اپنے خیالات کو نقشہ میں ظاہر کرکے یہہ نتیجہ ضرور پیدا کر سکتا ہے کہ یا تو اپنے ذہن نشین تصورات کی خامی سے واقف ہوکر مایوس ہو اور کسی دوسری ایجاد کا فکر کرے یا اسپر زیادہ مستحکم ہوکر اُسے جاری کرکے دوسری کو بھی ہاتھہ ڈالے اور اسیطرح دن بدن ترقی کرتا جائے ورنہ بدون اسکے نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے ع۔ دبدا میں جان پھنسی ما یا کلی نہ رام +

(۳) آپ کا یہہ کہنا کہ ہماری طرف جہاز نہیں جو اسکی بابت یا انکی ایجاد کے متعلق خیال آتا۔ یعنے صرف ڈوبے ہوئے جہاز کو پانی میں آواز دینے اور نکالنے کی کل کا خیال اسلئے نہیں آیا کہ وہ ہمارے وطن میں قریب نہیں ہیں۔ مگر اخبار میں ذکر پڑھکر خیال آگیا۔ یہہ آپ کے صرف جہاز کے حالات سے بیعلمی کا سبب ہے کہ صرف اسکے متعلق کسی کی ایک بات سنکر اسکے سنبھالنے اور ایجاد کرنیکی طرف مائل ہوئے اگر آپکو ایسی ایجاد کا شوق ہی ہے تو گھر بیٹھے بٹھائے ایک آدھ نقشہ جو صرف ٹکٹوں کے دام پاش ما مفت آسکتا ہے۔ منگا سکتے ہیں۔ یعنے سوداگروں کے ہاں سے جو کلکتہ یا بمبئی میں ہیں۔ انگریزی فہرست کلوں کی مفت آجاتی ہے شاید نقشہ دام پر دیتے ہونگے

(۴) یہہ بیان ہے کہ مدت دراز سے آپنے کنوئے میں سے پانی نکالنے کا ایک ایسا آلہ دریافت کر رکھا ہے جسکو کسی جانب کے انجن یا دوسری کل کی امداد کی بالکل ضرورت نہیں۔ آپ نے اسکی اندرونی تفصیل اور کیفیت گو نہ بتائی ہوتی مگر ظاہری حالت اور شکل کے بیان کرنیمیں ذرا بھی ہرج نہیں ہے۔ دیکھو بڑے بڑے سوداگر انگریز ہزاروں کلوں کی تصویریں بناکر چھاپتے ہیں مگر انکا اندر کا حال نہیں بتاتے کیونکہ اس سے انکا ہرج ہے۔ غرض شکل دکھلانے اور کام اور دام کے بیان کرنے سے حق ہے۔ اسلئے آپ یہہ ظاہر کریں کہ وہ کل از قسم پمپ آہنی ہے یا چوبی یا کل ترتیب سے ہے آیا اُسکے حلقے لوہے سے تیار ہوسکتا ہے یا خام لوہے کا۔ اور اُسکا جوڑ اور طلاپ کن کن مصالحوں سے معتبر متصور ہے تاکہ ناظرین مضمون اتنا تو معلوم کریں کہ وہ کل کسی نے پہلے ہی تو ایجاد نہیں کی یا انجنیروں کے خیال اگر یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو وہ کیوں ایسی کل ایجاد نہیں کرتے اور طرح بطرح کے سیکڑوں ایجادوں کے مالک بنتے ہیں یہہ تقیہ کیوں اُنسے رہگیا جو آپکے حصہ میں آیا۔ آپکے اس امر کی تسکین کے لئے اس ملک بلکہ انگلستان کے کارخانوں کی ایک فہرست موجود ہونی چاہئے تاکہ اگر کوئی ایجاد پہلے ہو چکی ہو تو آپکو اُسمیں مصروف ہونا نہ پڑے +

(۵) اگر ان باتوں کے مغز کو پہنچنا آپکے تار کے کام کے ہی متعلق ہے تو ایسے شخص جو آپکی طرح تار جانتے ہیں جابجا ہیں کیا اس تار کے کام کی تاثیر جس نے آپکو موجد بنا دیا۔ انپر نہیں ہوتی کیا وہ آپ جیسے وہمی نہیں ہیں +

(۶) اگر آپکو یہہ یقین پختہ ہے کہ وہ آلہ ٹھیک ہے جو آپ نے سوچ رکھا ہے مگر کیا اسکی درستی کا یقین آپکے اتنے حوصلہ کو بھی نہیں بڑھا سکتا کہ کسی سے دس پچاس روپیہ اُدھار لیکر کام چلا سکیں کیونکہ یہہ تجربہ ہو چکا ہے کہ بعض پُر مغز طالب علم جنکو آپکی طرح روڑکی کے کام سیکھنے کا بمقتضائے حصول روزگار یا کسی اور وجہ اشتیاق وغیرہ کے بہت خیال ہوتا ہے وہ اُن روپیہ تک قرض لیکر جاتے اور پڑھکر وہیں نوکر ہوکر قسطوں سے اُتار دیتے ہیں۔ بس اگر انکو اپنی لیاقت پر بھروسا ہو تو وہ ایسا کیکر سکتے ہیں۔ اسیطرح اگر آپکو بھی یقین کامل ہے کہ وہ کل خیالی ایجاد آپ ہی کی ہے اور چل بھی سکتی ہے۔ تو اسکا نمونہ ضرور بنوا لو اگر اتنی مقدرت ہی نہیں تو بہتر ہے کسی انجنیر کے پاس بیٹھکر وہ یعنے اُسکو بذریعہ تحریر کے عہدنامہ کے کاغذ پر تفصیل کل سمجھا دو ایک نقل خود رکھو جسپر اسکی رسید ہو اگر وہ اس سے چل جائے تو حق ایجاد آپکو دیدے اور باقی جو نفع ہو وہ خود حاصل کرے۔ اگر یہہ بھی نہیں مانتے تو گویا اس ایجاد کو اپنے ساتھہ دوسرے جہان کے لئے لیجانے کا ارادہ ہے اور دنیا میں کسیکو فائدہ پہنچانا نہیں چاہتے بھلا جب نہ تو لوگوں کو آپکی ایجاد سے فائدہ ہو نہ آپ ہی کے کام آوے تو وہ کس لئے سینہ میں رکھہ چھوڑی ہے تاکہ خود بخود حرکت سے آپکے سینہ میں توہمات کی اودھم بل چل مچاوے؟ - فقط الراقم برکت علی نقشہ نویس لودیانہ + **نورافشان** لکھتا ہو آپنے خوب مگر ہمارا دعوی قائم ہو سرکاری ڈنڈا کچھہ نہ کرنے دیگا +

# خبریں

تبت کی عورتیں جب گھر سے باہر نکلتی ہیں تو منہ کالا کر لیتی ہیں۔ ایڈیٹر انبالہ گزٹ کی کرتوتوں کا پتہ لگ گیا۔ کہ وہ کیوں اہلکاران پٹیالہ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا تھا۔ اب وہ قید ہو کر پٹیالہ پہنچ گیا ہے۔ اخبار آصفی حیدرآباد کے ایڈیٹر نے حضور نظام کے عطیہ پر کچھ سخت سست لکھا تھا تین ماہ کے لئے بند کیا گیا۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ اپنے مفسدانہ اشتہار کی اشاعت سے انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ یہہ جعلی ہے کسی انگریزی اخبار کی من گھڑت ہے۔ فرانس کی پارلیمنٹ میں ایک شخص کے ممبر ہونے پر اسکی بیوی اُسے طلاق دینے پر مستعد ہے۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ۲۹ تاریخ کو لاہور پہنچ گئے۔ لاہور کی چنگی متصل سٹیشن سے اسکے محصول کا بکس جسمیں ۹۰۰ روپے تھے کوئی اُٹھا لے گیا۔ انبالہ کنٹ کے بازار کی پارس ناتھ دیبی کا کوئی عیار چتر اُڑا کر لیگیا۔ پونہ میں ہر ہفتہ بحساب اوسط ۳ عورتیں خود کشی کرتی ہیں۔ آئندہ انکم ٹکس میں کچھ اضافہ کیا جائیگا۔ دھاریوال ضلع گورداسپور کے کارخانہ کپڑا کو بسبب آتش زدگی نقصان پہنچا۔ مدراس میں ہیضہ کا بہت زور ہے۔ دکن میں ایک اژدہا ۲۰ فیٹ موٹا دکھائی دیا۔ کلکتہ سے ایک نیشنل گارڈین بالتصویر ہفتہ وار اخبار جاری ہوا۔ کلکتہ میں ایک بوڑھیا عورت کو جو بھیک مانگکر لوگوں کو دق کرتی تھی ایک ہفتہ کی قید ہوئی۔ پنجاب کے مشنریوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ پنڈتہ رامابائی انگلنڈ و امریکہ سے خوب روپیہ جمع کر رہی ہے۔ مہاراجہ نابھہ نے حفاظت ہند کے لئے ۴ لاکھ روپیہ دیا۔ ماہ اکتوبر ممالک وسطی سے ایک لاکھ ۳۰ ہزار من گیہوں باہر گئی۔ گوا میں آتشزدگی سے گرجا جلگیا۔ ایک ارب ۲۵ کروڑ گز کپڑا اکتوبر و نومبر میں ہندوستان میں آیا۔ حیدر آباد میں وسیع کام ٹریمویے کے لئے کمپنی قائم ہوئی۔ ایک انگریزی اخبار ہفتہ وار انڈین میل نام سہارنپور سے شائع ہوا۔ بمبئی میں لاوارث مردوں کے جلانیکی تجویز ملتوی رہی۔ کشمیر میں جو غلہ فروش ۱۰ آثار سے کم چاول فروخت کریگا اُس سے چٹھی لیجائیگی۔ پنجاب کے دریاؤں میں حفاظت مچھلی کے لئے خاص قانون تیار ہوگا۔ ۶ انجیریں مال سے لدی ہوئی غزنی کے راستہ میں لٹ گئیں۔ اجمیر میں دو گورے بجرم قتل سنگینی حوالات میں ہیں۔ بریلی میں دیوالی کی رات کو قمار بازوں نے صاحب مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خوب گت بنائی۔ خبر ہے کہ تخمیناً ۹ ہزار روپیہ محاصل اراضی ضلع لاہور کے چند دیہات کو بسبب کم پیداوار معاف کیا جائیگا۔ ڈیمنی زولو (افریقہ) کے باغیوں نے اطاعت قبول کرلی۔ عورات مقدمات دیوانی میں قید نہوا کرینگی۔ اسوقت سر چارلس ایلیین کلکتہ میں قائم مقام گورنر جنرل ہند ہیں۔ دفتر لاٹ صاحب الہ آباد میں ۲۰ گھنٹہ تک آگ دھکتی رہی۔ کراچی میں حضور ویسرائے نے تارپیڈو کا ملاحظہ فرمایا۔ ابی سینیا نے ۳۰ ہزار فوج بمقابلہ اٹلی تیار کی۔ مسٹر گلیڈسٹون کی تقریریں سننے کو ۱۰-۱۲ روپیہ فیس دینی پڑی۔ کراچی والوں نے حضور ویسرائے کی خدمت میں کراچی کو دارالسلطنت ہند بنانیکی عرضی دی۔ حضور ویسرائے نے جواب دیا کہ جگہ تو معقول مگر کلکتہ والے کب چھوڑینگے۔ مرو میں ایک روسی کمیٹی واسطے حفظ صحت قائم ہوئی۔ وسط ایشیا کی راہ دریا سمرقند کرنیکی کوشش ہے۔ روس اس رستہ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ لارڈ ڈفرن کی مہمانی پر گپور تعلقہ کا اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ مسٹر راٹیگن بیرسٹر کو مستقل عہدہ چیف کورٹ پنجاب عطا ہوا۔ علاقہ سیکر میں ایک جاٹ عورت نے اپنے خصم کو اُسی کی پگڑی سے پھانسی دی۔ دائم الحبس کی سزا ہوئی۔ ایڈیٹر انبالہ گزٹ پر کئی ہزار روپیہ کا غبن ثابت ہوا ہے۔ وہ محکمہ جنگلات ریاست پٹیالہ میں نوکر تھا۔ ۵ ماہ سے روپوش تھا۔ اب گرفتار ہوا۔ پٹیالہ میں تخمینہ ہوا سیلاب سے ۵۰۰ مکانات خام و پختہ منہدم ہوگئے۔ کانپور کا اخبار میل فرنڈ بند ہوگیا۔ ڈاکٹر او میرا کو جو امیر کابل کے علاج کے لئے کابل گئے تھے امیر نے علاوہ خلعت کے ۱۲ ہزار روپیہ انعام دیا۔ یورپ کا ایک شخص ۴۵ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ انکم ٹکس دیتا ہے۔ ریاست پٹیالہ استحکام سرحد کے لئے اپنا کل خزانہ اور فوج گورنمنٹ کے پیش کرتی ہے جب اور جسطرح چاہے گورنمنٹ اُس سے فائدہ اُٹھائے۔

**وکیل و موکل۔** ملک فرانس کے ایک بڑے نامی گرامی وکیل کا ایک حقیقت حال کے اخباروں میں مشتہر ہوا ہے۔ کہ ایک روز جیلخانہ منیزر کے ایک قیدی کے پاس جو اپنے بھتیجے کے مار ڈالنے کے جرم میں گرفتار ہوا تھا مشورت کے لئے گئے۔ کیونکہ اسکے مقدمہ میں بھی یہی بزرگوار وکیل مقرر کئے گئے تھے۔ قیدی کے کچھ حالات پوچھنے کے بعد آپنے یہہ سوال کیا۔

"تو تمنے اپنے بھتیجے کو مار ڈالا اور بیشک مار ڈالا اسمیں تو کسی طرح کا شک ہی نہیں مگر اب یہہ بتاؤ کہ صرف اُسی کو مار ڈالا یا اور بھی کسیکو ہلاک کیا؟" مجرم نے جواب دیا کہ "صرف ایک شخص کو مارا ہے"۔ اسپر مقنن صاحب سر کھجا کر کیا فرماتے ہیں کہ "بس یہہ البتہ تیری کمبختی ہے۔ اگر تمنے اُسکے گھر بھر کو مار ڈالا ہوتا تو کیا معقول جواب تھا کہ تمکو مخبوط الحواس ثابت کر کے قید سے چھڑا لیتے۔"

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مقنن صاحب اسوقت عجلت میں تھے ورنہ اسکی ترکیب تو بہت آسان تدبیر تھی۔ مجرم کو ضمانت پر رہا کرا دیتے اور اُس سے کہدیتے کہ خواہ وہ اپنے اہل خاندان یا مقنن صاحب کے لڑکوں بالوں کا کام تمام کر دیتا اور دوسری پیشی میں نہایت آسانی کے ساتھ مخبوط الحواسی کا عذر پیش کر کے اُسکو رہا کرا لیتے۔

**کتے کا مقدمہ۔** انگلستان کی ایک عدالت مضافات میں فی الحال ایک مقدمہ پیش ہوا جسمیں دو شخص ایک کتے کے دعویدار تھے۔ بروقت پیشی مقدمہ حاکم عدالت

نے حکم دیا کہ اجلاس کے داہنی جانب والی دیوار کے کنارے مدعی اور بائیں جانب والی دیوار کے کنارے مدعا علیہ کھڑا ہو اور پولیس کانسٹبل سامنی دیوار کے کنارے فریقین کے وسط میں کتا لیکر کھڑا ہو اور جس وقت میں اشارہ کروں فوراً کتے کی رسی کھولدے - اور مدعی اور مدعا علیہ دونو سیٹی بجائیں جسکا ہوگا اُسکے پاس چلا جائیگا - حکم کی دیر تھی فوراً مدعی اور مدعا علیہ اور کانسٹبل بمقامات مقررہ پر کھڑے ہو گئے - عدالت کے اشارہ کرتے ہی فریقین نے سیٹی بجائی - اور کانسٹبل نے کتے کا پٹہ کھولدیا - لیکن کتا نہ مدعی کی طرف گیا - اور نہ مدعا علیہ کی جانب بلکہ دروازہ کی طرف سے نکل کر بھاگ گیا - اور معلوم بھی نہ ہوا کہ کہاں چلا گیا - حاکم عدالت نے فرمایا کہ "اچھا یہہ مقدمہ تو فیصل ہو گیا اب دوسرا مقدمہ جسکا نمبر ہو پیش کیا جائے" - ر - ہ

**ایک** سال کا عرصہ ہوا کہ ایک روسی مسمی رامہو کے نے گلاب کی طرف براہ گلگت اور کشمیر کے سفر کیا - جب پونچ میں پہنچا تب اُسنے راجہ موتی سنگہ اور نظام الدین سے ملاقات کی اور وہاں پر تقریباً دو ماہ تک رہا - وہ اپنا نام ہامی نقش نویس کہتا تھا - پونچ میں دو ماہ تک ٹھہر کر پھر وہ گجرات کو چلا گیا جہاں کہ اُسنے پیر لال حسین شاہ سے شاہ دولہ میں ملاقات کی اور وہاں پر پندرہ یوم تک قیام کیا - تب وہ اجمیر کیطرف چلا گیا - جہاں سے کہ وہ شملہ کیطرف نوکر ہو کر چلا گیا - اور پھر اپنی ملازمت چھوڑ کر اُسنے سرہند کیطرف سفر کیا - اب ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ وہی مسافر جس راستہ سے کہ ہندوستان کی طرف آیا تھا اُسی راستہ سے واپس چلا گیا سرکار انگریزی کو وہ پیچ پر ضرور حفاظت رکھنی چاہئے

**رکھا بائی** کی تقلید پیا ندوہ کے ایک گوجر مسمی ہیرا کی جورو چمپا نے ہائیکورٹ میں اپیل کی ہے کہ میری شادی صغر سنی میں بلا مرضی میرے والدین نے کر دی تھی - ۱۲ برس سے میں نے شوہر سے کچھ تعلق نہیں رکھا - اور شوہر بر باعث بیماری کے کہ نہیں سکتا" اُسکے شوہر کا بیان ہے کہ وہ عورت کی تسلی بخش خبر رکھہ سکتا ہے - اُسکا بھائی نمبردار ہے - وہ اُن دونوں کی پرورش کر سکتا ہے چونکہ عورت منکوحہ ہے اسلئے خاوند اُسپر ہر طرح کے خاوندانہ حقوق رکھتا ہے - یہہ مقدمہ دائر ہے - ب - ن

داعی ہوا چلی - اور پڑھ پڑھ کر تعلیم دو - ملک کی حالت نہیں دیکھتے - ادھر صغر سنی کی شادی پر اُدھر علمی آزادی - رکھا بائی شہید ہونیکو مستعد - اب چمپا بائی دیکھئے کہ کیا گل کھلاتی ہے - ابھی وہ جھگڑا ختم نہ ہوا تھا - دوسرا نمودار - اسکو بھی رکھا بائی کے پاس بھیجیں تو بہتر ہے -

# کارسپانڈنس

**جنڈیالہ** ضلع امرتسر کے مشن ہسپتال کی نسبت سردھارام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قریباً چھ سال سے ڈاکٹر ایچ - ایم کلارک صاحب بہادر کی توجہ سے یہاں مشن ہسپتال جاری ہے - ہزاروں مریضوں کو دوائی مفت تقسیم ہوتی ہے - علاج نہایت خوبی و جانفشانی سے کیا جاتا ہے - آجکل اس ہسپتال میں ڈاکٹر یوحنا صاحب کمال سرگرمی سے کام کرتے ہیں - نہایت خوش مزاج اور نیک اخلاق آدمی ہیں - مریضوں سے بہت مہربانی سے پیش آتے ہیں - خدا ڈاکٹر صاحب ممدوح کو جزائے خیر دے جنہوں نے ہم غریبوں پر ایسی مہربانی فرمائی +

**موضع** دھاریوال تھانہ ترن تارن ضلع امرتسر میں ایک مراسی کی مسمی دا آتا نمبردار سے سخت لڑائی ہوئی - ایسی زد و کوب ہوئی کہ مراسی کا فرزند دو سالہ اسمیں کام آیا - اب مراسی نمبردار پر خون کا دعوے کرتا ہے - مگر عام لوگ اس فعل کا مرتکب مراسی ہی کو بیان کرتے ہیں تحقیقات ہو رہی ہے +

**موضع** چھچل وڈی ضلع امرتسر میں تین بھائی زمیندار رہتے تھے جنمیں سے ایک جزامی تھا - دوسرے بھائیوں نے ایک رات اُس جزامی کو ایک چارپائی پر ڈالکر بہانہ علاج دریائے بیاس کے کنارے لیجا کر اُسکو دریا میں غرق کر دیا - اور وہ بیچارہ وہیں مر گیا - اسکی تحقیقات کے لئے جنڈیالہ سے تھانہ دار صاحب موقع پر تشریف لے گئے - تحقیقات ہو رہی ہے نتیجہ سے بعدہٗ اطلاع دیجائیگی +

**یو - پی مشن** سیالکوٹ کا کام بہت سرگرمی سے ہو رہا ہے - غریب عیسائیوں کی تعلیم میں بہت کوشش ہو رہی ہے البتہ آجکل بپتسمہ بہت کم لوگوں کو دیا جاتا ہے +

## رب الافواج فرماتا ہے

**تم** خداوند سے مانگو کہ وہ اخیر برسات میں مینہہ برساوے - کہ خداوند بجلیوں کو موجود کرتا - اور مینہہ شدت سے برساتا - اور ہر ایک کے کھیت میں گھاس پیدا کرتا کیونکہ ترافیم نے بطالت کی باتیں کہی ہیں - اور غیب بینوں نے دھوکھا دیکھا ہے - اور جھوٹے خوابوں کا بیان کیا ہے - وے ہوا کی سی تسلی دیتے ہیں - اسلئے وے گلے کی مانند بھٹک رہے ہیں - انہوں نے دکھ پایا اسلئے کہ انکا کوئی **چرواہا** نہ تھا - میرا غضب چرواہوں پر بھڑکا ہے - اور نے بکروں کو سزا دی ہے تب بھی **رب الافواج** نے اپنے گلے یعنے اہل یہودا پر نظر کی ہے - اور انکو جنگ گاہ کا اپنا خوبصورت گھوڑا بنایا - اُسکی طرف سے **کونے کا پتھر** اُسی سے کھونٹی اُسی سے جنگی کمان اُسی سے ہر ایک **حاکم** نکلیگا - صحیفہ ذکریاہ نبی باب ۱۰ آیت ۱ تا ۴ +

**نور افشاں** - ناظرین ذرا مہربانی سے ان الفاظ پر "کونے کا پتھر" غور کریں - یہہ وہی بات ہے جو حضرت داؤد نے فرمائی جو خداوند مسیح نے بھی سنایا ہو دیکھو کے سامنے پیش کی - وہ پتھر جسے راجگیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا -

## (۴) اشتہار (۱)

ہمارے حال سے کچھ آپکو خبر بھی ہی

ای خریداران نورافشاں ۱۸۸۱ء ختم ہونے پر ہی۔ جو خدمت اس سال میں اس ہیچمیز پرچہ نے آپکی اور ملک کی کی ہی اُسکے بیان کی ضرورت نہیں۔ آپ سب اُس سے آگاہ ہیں مناسب اور انصاف یہہ ہی کہ اسکی خدمت کا حق ادا کیا جاوے۔ جن خریداروں نے تاہنوز قیمت ادا نہیں فرمائی۔ وہ مہربانی اور دریادلی سے بہت جلد زرچندہ سے مہتمم و کارخانہ کو مشکور فرماویں۔ تاکہ نورافشاں آئندہ سال میں ہمت باندھکر آپکی خدمت کیلئے تیار و مستعد ہوجاوے

تنبیہ۔ جو خریدار ماہ دسمبر میں سال کے آخر تک قیمت ارسال فرماکر حساب بیباک نہ کرینگے اُنسے بحساب المضاعف وصول کیا جائیگا۔ یاد رہے +

المشتہر

پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب مہتمم

---

## اطلاع

بخدمت کارسپانڈنٹان نورافشاں

بعض مہربان ایسے عمدہ اور پر مضمون آرٹیکل بھیجتے ہیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہوتے ہیں مگر صرف مسیحی کلیسیا کیلئے مفید سمجھے جاتے ہیں غیر اقوام اُنمیں سے کچھ نہیں سمجھ سکتے مثلاً گرجا کا وعظ۔ نورافشاں ایونجیکل پرچہ ہی جسکا کام بازار کی منادی ہی۔ اور اسکے خریدار بھی عموماً اہل ہنود اور اہل اسلام سے ہیں۔ سو اسمیں وہی مضمون چاہیئے جس سے غیر اقوام کو روحانی فوائد حاصل ہوں۔ اور وہ انجیل کی خوبیوں کو سمجھیں ہاں التبہ گاہے گاہے مسیحیوں کے واسطے بھی ہمیں عمدہ آرٹیکل شائع ہوتے ہیں مگر ایسے کہ جسکو دوسرے لوگ بھی سمجھ سکیں گرجا کے طول طویل وعظ کی اسمیں مشکل سے گنجائش ہوتی ہی۔ اس باعث بعض مضمون ہمکو واپس کرنے پڑتے ہیں جس سے نامہ نگار ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہم ادب سے اُنکی خدمت میں ملتمس ہیں کہ آپ ناراض نہ ہوا کریں۔ نورافشاں کے غرائض پر نگاہ رکھیں۔ ایسے مضامین کیلئے ہمارا معزز ہمعصر مخزن مسیحی موجود ہی کیونکہ وہ صرف مسیحی کلیسیا کے لئے ہی۔ اور اُسکے خریدار بھی مسیحی ہیں اور وہ خوشی سے ایسے مضامین شائع کرتا ہی کیونکہ اُسکا یہی کام ہی

المشتہر

پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب۔ ایڈیٹر

---

## اشتہار

سٹی مشن سکول بٹالہ ضلع گورداسپور کے لئے ایک عیسائی اُستاد سند یافتہ کی جو انگلو ورنیکولر مڈل سکول تک پڑھا سکتا ہو۔ ضرورت ہی۔ درخواست معہ اسناد مشتہر صاحب کے پاس آنی چاہیئے۔

تنخواہ وغیرہ کا بندوبست بذریعہ خط و کتابت مشتہر صاحب سے ہوسکتا ہی۔

المشتہر

بابو آئی سی سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر اے۔ ار کلی بٹالہ

## غزل

دلا را خطا کو چھوڑ کیوں گمراہ پھرتا ہی
ذرا ہشیار ہوای بیخبر تجکو ہوا کیا ہی
خدا ملتا جوانی میں جو تجکو جستجو ہوتی
کمر خم کر کے اب تو خاک میں یہہ ڈھونڈھتا کیا ہی
جو روشن دل ہیں وہ سبکا سہارا ڈھونڈ لیتے ہیں
گنہوں سے وہی ہے پاک مذہب جسکا اچھا ہی
قدم اُس راہ پر رکھنا کہ جو جنت کو جاتی ہی
یہہ سب جھوٹے تماشے ہیں فقط اک نام سچا ہی
وہ کسکا نام ہی بتلاؤں میں تجکو جو تو پوچھے
وہی ہی پیشوا اپنا کہ جسکا نام عیسے ہی
اُسیکے نام کی برکت سے ہووگی نجات اپنی
وہی ہم سب کا مالک ہی وہی ہم سبکا مولا ہی
خدا نے اُسکو بھیجا تھا ہمیں تلقین کرنے کو
یہ اُسکا پسر صادق ہی وہ اسکا باپ سچا ہی
ہمیں بعد فنا ہوگی زیارت روئے زیبا کی
وہ آنکھیں کیا مبارک تھیں جنہوں نے اُسکو دیکھا ہی
امیوا آغاز پیری ہی سفر کی فکر ہی لازم
دعا ئے توبہ پڑھ لے سامنا تجکو قضا کا ہی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا